ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:17اپریل1953

موتی پور مالک مکان کمپنی لمیٹڈ

بنام

ریاست بہار و دیگر

راجہ جانکی ناتھ رائے اور نریندر ناتھ رائے اینڈ کمپنی لمیٹڈ۔

بنام

ریاست بہار و دیگر

[چیف جسٹس پتنجلی شاستری، مکھرجی، ایس آر داس، غلام حسن اور بھگوتی جسٹسز]

بہار لینڈ ریفارمز ایکٹ، 1950، دفعہ 2(o) اور (r)،3- کمپنیوں پر ایکٹ کا اطلاق- "شخص" "مالک" "میعاد رکھنے والے"، کے معنی۔

بہار لینڈ ریفارمز ایکٹ، 1950 کی دفعہ 2(o) اور دفعہ 2(r) میں شامل "مالک" اور مدت کار رکھنے والے کی تعریف میں لفظ "شخص" میں انڈین کمپنیز ایکٹ، 1913 کے تحت شامل کمپنیاں شامل ہیں۔ قانون کے موضوع یا سیاق وسباق میں ایسا کچھ بھی ناگوار نہیں ہے جو کسی کمپنی کو "مالک" اور "میعاد رکھنے والے" کی شرائط میں شامل ہونے سے روک سکے۔ اس کے برعکس ایکٹ کے مقصد کو مکمل اثر دینے کے لیے اس طرح کی شمولیت ضروری ہے۔

دواسازی سوسائٹی بنام لندن اور صوبائی سپلائی ایسوسی ایشن، لمیٹڈ (1880) 5.App

کاس.857 ممتاز شدہ۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 62 اور 63، سال 1953۔ پٹنہ میں نظام عدلیہ کی عدالت عالیہ (راماسوامی اور سرجو پرساد جے جے) کے 22 دسمبر 1952 کے فیصلے اور حکم سے آئین ہند کے آرٹیکل 132 (1) کے تحت اپیل، متفرق عدالتی مقدمات نمبر 238 اور 242، سال 1952 میں۔

پی آر داس (جے سی سنہا اور ایل کے چودھری، ان کے ساتھ) دونوں اپیلوں میں اپیل کنندہ کے لیے۔

ایم سی سیتلواڈ، اٹارنی جنرل برائے ہند (ایل این سنہا اور بجرنگ سہائی، ان کے ساتھ) دونوں اپیلوں میں جواب دہندگان کے لیے۔

17.1953 اپریل۔ عدالت کا فیصلہ جسٹس ایس آر داس نے سنایا۔

جسٹس داس- یہ فیصلہ سول اپیل نمبر 62، سال 1953 اور نمبر 63، سال 1953 کو نمٹاتا ہے جن کی سماعت ایک ساتھ ہوئی ہے۔

موتی پور مالک مکان کمپنی لمیٹڈ، دیوانی اپیل نمبر 6 میں اپیل کنندہ۔), سال 1953 میں، بھارتیہ کمپنیز ایکٹ کے تحت 1932 میں شامل کیا گیا تھا اور اس کا رجسٹرڈ دفتر بنگال میں ہے۔ یہ موتی پور شوگر فیکٹری لمیٹڈ نامی ایک بہن ادارے کو گنے کی فراہمی کرتا ہے۔ راجہ جانک ناتھ رائے اینڈ نریندر ناتھ رائے اینڈ کمپنی لمیٹڈ، جو سی اے نمبر 63، سال 1953 میں اپیل کنندہ ہے، کو 1933 میں بھارتیہ کمپنیز ایکٹ کے تحت شامل کیا گیا تھا اور اس کا رجسٹرڈ دفتر بھی بنگال میں ہے۔ یہ کمپنی ریاست بہار کے پورنیہ کے ساتھ ساتھ ریاست مغربی بنگال کے مالدہ میں مالک مکان پراپرٹیز کی مالک ہے۔ یہ دوسروں کے علاوہ بینکر اور سرمایہ کار کے طور پر کاروبار کرتا ہے۔

30 دسمبر 1949 کو بہار لینڈ ریفارمز بل کے عنوان سے ایک بل بہار قانون سازیہ نے منظور کیا اور اسے صدر کے غور کے لیے محفوظ کر کے 11 ستمبر 1950 کو ان کی منظوری حاصل ہوئی۔ اس طرح منظور اور منظور شدہ ایکٹ 25 ستمبر 1950 کو بہار گزٹ میں شائع

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document

ہوا تھا، اور اسی دن ریاستی حکومت کی طرف سے ایکٹ کے دفعہ 1 (3) کے ذریعے اس کو دیئے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے نافذ کیا گیا تھا۔ مالک مکان جاگیریں کے بہت سے مالکان اور میعاد رکھنے والے زنے ریاستی حکومت کو ایکٹ کی توضیعات کے تحت جاگیریں پر قبضہ کرنے سے روکنے کے مناسب احکامات کے لیے ریاست بہار کے خلاف کارروائی کی جس کے بارے میں ان کا دعوی تھا کہ یہ بہار قانون سازیہ کی قانون سازی کی اہلیت سے باہر ہے اور بصورت دیگر کالعدم ہے۔ 12 مارچ 1951 کو پٹنہ عدالت عالیہ کی ایک خصوصی بنچ نے فیصلہ دیا کہ یہ ایکٹ آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی کی وجہ سے غیر آئینی ہے۔ ریاست بہار نے اس عدالت میں اپیل کی۔ اس اپیل کے زیر التواء، عارضی پارلیمنٹ نے آئین (پہلی ترمیم) ایکٹ، 1951 منظور کیا۔ مرکزی اپیل میں مدعاعلیہان نے اس عدالت میں کارروائی کرتے ہوئے کہا کہ آئین میں ترمیم کرنے والا ایکٹ غلط ہے۔ تاہم اس عدالت نے 5 اکتوبر 1951 کو ترمیم شدہ قانون کے جواز کو برقرار رکھا۔ 6 نومبر 1951 کو بہار ایکٹ کی دفعہ 3 کے تحت نوٹیفکیشن جاری کیے گئے جس میں اعلان کیا گیا کہ نوٹیفکیشن میں مذکور اپیل گزاروں سے تعلق رکھنے والے کچھ توزی ریاست میں منتقل ہو گئے ہیں اور ریاست میں شامل ہو گئے ہیں۔ دونوں اپیل گزاروں نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت پٹنہ عدالت عالیہ میں الگ الگ درخواستیں کیں جن میں حکم نامے یا مناسب ہدایت یا حکم کی درخواست کی گئی تھی جس میں مدعاعلیہ کو مذکورہ نوٹیفکیشن کی بنیاد پر اپنی متعلقہ املاک یا میعاد پر قبضہ کرنے سے روکا جائے اور دیگر ذیلی ریلیف کے لیے درخواست کی گئی تھی۔ ایکٹ کو کالعدم قرار دینے والے خصوصی بنچ کے حکم کے خلاف ریاست بہار کی طرف سے دائر کی گئی اپیلیں اس عدالت سامنے سماعت کے لیے آئیں اور اس عدالت نے ایکٹ کے جواز کو برقرار رکھا، سوائے اکثریت کے فیصلے میں مذکور چند کی توضیعات جنہیں علیحدہ قرار دیا گیا تھا۔ اس کے بعد، پٹنہ عدالت عالیہ کے سامنے آرٹیکل 226 کے تحت دونوں اپیل گزاروں کی طرف سے کی گئی دو درخواستیں سماعت کے لیے آئیں

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document

اور 22 دسمبر 1952 کو اس عدالت بنچ نے انہیں مسترد کر دیا۔ موجودہ اپیلیں مذکورہ برخاستگی کے خلاف پٹنہ عدالت عالیہ کی اجازت سے دائر کی گئی ہیں۔

عدالت عالیہ کے سامنے اٹھایا گیا سوال یہ تھا کہ کیا یہ ایکٹ، اس کی حقیقی تعمیر پر، بھارتیہ کمپنیز ایکٹ کے تحت شامل کمپنیوں کے مالک مکان جاگیریں پر لاگو ہونا تھا۔ اپیل گزاروں کی اس دلیل کی حمایت میں کہ ایسا نہیں تھا، اس بات پر زور دیا گیا کہ بہار کی قانون سازیہ کو تجارتی کارپوریشنوں یا غیر تجارتی کارپوریشنوں کے حوالے سے قانون سازی کا کوئی اختیار نہیں ہے جن کے مقاصد ایک ریاست تک محدود نہیں تھے۔ فہرست اول کے اندراجات 43، 44 اور 45 کا حوالہ یہ ظاہر کرنے کے لیے دیا گیا تھا کہ یہ صرف پارلیمنٹ ہی تھی جو ان اندراجات میں بیان کردہ معاملات کے حوالے سے قانون بنانے کی مجاز تھی۔ دلیل تھی کہ بہار کی قانون سازیہ نے یہ ایکٹ بناتے وقت وفاقی شعبے میں مداخلت کی۔ اس لیے یہ ایکٹ غیر موثر ہے۔ اس دلیل کو ایکٹ کی کی توضیعات اور کمپنیز ایکٹ کی کی توضیعات کو ختم کرنے کے حوالے سے تقویت دینے کی کوشش کی گئی۔ پٹنہ عدالت عالیہ نے اس دلیل کو مسترد کر دیا اور ان اپیلوں کی حمایت میں پیش ہوئے مسٹر پی آر داس نے پٹنہ عدالت عالیہ کے فیصلے کے اس حصے کو چیلنج نہیں کیا۔

مسٹر پی آر داس کی طرف سے زور دیا گیا بنیادی نکتہ یہ ہے کہ اگر بہار کی قانون سازیہ بھی شامل کمپنیوں کی مالک مکان املاک کے حصول کے لیے قانون بنا سکتی ہے تو اس نے ایکٹ کے ذریعے حقیقت میں ایسا نہیں کیا۔ دفعہ 3 ریاستی حکومت کو نوٹیفکیشن کے ذریعے یہ اعلان کرنے کا اختیار دیتا ہے کہ کسی مالک یا میعاد رکھنے والے کی جائیداد یا میعاد گزر چکی ہے اور ریاست میں شامل ہو گئی ہے۔ یاد رہے کہ اس دفعہ کے تحت ہی ریاستی حکومت نے 6 نومبر 1951 کو ریاست کے اندر واقع اپیل گزاروں کی جائیدادوں کے حوالے سے نوٹیفکیشن جاری کیے تھے۔ مسٹر پی آر داس کی بنیادی دلیل ہے کہ اپیل کنندہ کمپنیاں قانون کی طرف سے بیان کردہ شرائط، "مالک" یا "میعاد رکھنے والے" کے اندر نہیں آتی ہیں اور اس کے نتیجے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

میں ان کی جائیدادوں کا کوئی حصہ "ریاست میں شامل کرنے یا حقیقت میں ریاست میں شامل کرنے "کا ارادہ نہیں تھا۔ دفعہ 2(o) کے ذریعے مالک کی تعریف اس طرح کی گئی ہے کہ اس کا مطلب ایک ایسا شخص ہے جو ٹرسٹ میں ہے یا اپنے فائدے کے لیے کسی جاگیر یا ریاست کے کسی حصے کا مالک ہے اور اس میں مالک کے وارث اور جانشین شامل ہیں اور، جہاں کوئی مالک نابالغ یا بد دماغ یا بیوقوف ہے، اس کا سرپرست، کمیٹی یا دیگر قانونی نگراں کار شامل ہیں۔ میعاد رکھنے والے کی تعریف دفعہ 2(r) کے ذریعے کی گئی ہے جس کا مطلب ہے وہ شخص جس نے مالک سے یا کسی میعاد رکھنے والے سے زمین وغیرہ رکھنے کا حق حاصل کیا ہو۔ دلیل یہ ہے کہ مذکورہ بالا دو تعریفوں میں لفظ "شخص"، ایکٹ کے تناظر میں، کمپنی کو شامل نہیں کرتا ہے۔ یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ بہار جنرل کلاز ایکٹ کی دفعہ 4(40) کے تحت لفظ "شخص" میں عام طور پر ایک کمپنی شامل ہوتی ہے، لیکن مسٹر پی آر داس کی طرف سے زور دیا جاتا ہے کہ اس حصے میں دی گئی تعریفیں صرف اس صورت میں لاگو ہوتی ہیں جہاں موضوع یا سیاق و سباق میں کچھ بھی ناگوار نہ ہو۔ ان کا دلیل یہ ہے کہ "مالک" اور "میعاد رکھنے والے" کی تعریف اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ ایک کمپنی جو مالک مکان وں کی مالک ہے اس تعریف کے تحت نہیں آتی ہے۔ ہم اس دلیل کو قبول کرنے سے قاصر ہیں۔ یہ متنازعہ نہیں ہے کہ کوئی کمپنی کسی جائداد یا جائداد کے کسی حصے کی مالک ہو سکتی ہے اور درحقیقت، اپیل کنندہ کمپنیاں ان اپیلوں سے صرف اپنی ملکیت کی حفاظت کے لیے لڑ رہی ہیں۔ لہذا، وہ تعریف کے پہلے حصے میں آتے ہیں۔ لفظ کا مطلب بتانے کے بعد تعریف یہ بتانے کے لیے آگے بڑھتی ہے کہ بعض مخصوص حالات، یعنی وارث اور مفاد میں جانشین وغیرہ کے تحت تعریف میں اور کیا شامل ہو گا۔ لفظ "وارث" یقینی طور پر کسی کمپنی کے حوالے سے نامناسب ہے، لیکن سود میں جانشین رکھنے والی کمپنی میں کچھ بھی نامناسب نہیں ہے۔ اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ مالک کی تعریف میں ڈائریکٹرز، مینجنگ ایجنٹس اور کمپنی کے لیکویڈیٹر کو شامل کرنے کا کوئی التزام نہیں ہے۔ یہ صورتحال ہمیں یہ کہنے کی ٹھوس

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document

وجہ نہیں لگتی ہے کہ لفظ "مالک" جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کسی کمپنی کا احاطہ نہیں کرتا ہے۔یہ بات قابل ذکر ہے کہ ایجنٹ یا دیوالیہ پن کی صورت میں، کسی انفرادی مالک کا سرکاری تفویض یا وصول کنندہ بھی تعریف میں شامل نہیں ہے۔مالک کا حوالہ جو نابالغ ہے یا بے ہوش دماغ کا ہے یا بیوقوف ہے اور اس کے سرپرست وغیرہ کا حوالہ دینا واضح طور پر ضروری تھا کیونکہ وہ مالک قانونی معذوریوں کا شکار ہیں۔

مسٹر پی آر داس ہمیں ایکٹ کے دفعہ 43 کے تحت بنائے گئے مختلف حصوں اور قواعد کا حوالہ دیتے ہیں تاکہ یہ ظاہر کیا جاسکے کہ 'صرف قدرتی افراد کو ایکٹ سے متاثر کرنے کا ارادہ کیا گیا تھا، کیونکہ ،وہ زور دیتے ہیں، کمپنی ان کاموں کو کرنے کی اہل نہیں ہے جن کا حوالہ دیا گیا ہے۔مسٹر پی آر داس کی طرف سے اس بات پر اختلاف نہیں ہے کہ کسی شامل کمپنی کی طرف سے ان تمام کاموں کو اس کے ڈائریکٹرز یا مینیجنگ ایجنٹوں یا دیگر افسران کے ذریعے کرنے میں کوئی دشواری نہیں ہے جو اس کے آرٹیکل آف ایسوسی ایشن کے ذریعے اس کی طرف سے بااختیار ہیں، لیکن ان دلیل یہ ہے کہ بھارتیہ کمپنیز ایکٹ کی توضیعات کو ان کے ایکٹ کی توضیعات پر غور کرنے میں شامل نہیں کیا جانا چاہیے۔وہ بنیادی طور پر فارماسیوٹیکل سوسائٹی بنام لندن اینڈ پروونشل سپلائی ایسوسی ایشن، لمیٹڈ ([1]) کے معاملے پر انحصار کرتا ہے جس کے بارے میں کہا گیا تھا کہ کارپوریشن فارمیسی ایکٹ 1868 (31 اور 32 Vic، باب 121) میں استعمال ہونے والے لفظ "شخص" کے اندر نہیں آتی ہے۔صفحہ 863 پر لارڈ سیلبورن ایل سی کے مشاہدات پر انحصار رکھا گیا تھا۔اس ایکٹ کی تمہید میں دوسری چیزوں کے علاوہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ "عوام کی حفاظت کے لیے یہ مناسب ہے کہ وہ افراد جو زہر کی خوردہ فروشی، تقسیم یا مرکب کے لیے کھلی دکان رکھتے ہیں، اور وہ افراد جو دواساز اور دوا فروش کے نام سے جانے جاتے ہیں، انہیں اپنے کاروبار کا قابل عملی علم ہونا چاہیے۔"اس میں واضح طور پر ایسے افراد پر غور کیا گیا جو دواسازی کے معاملات میں ماہر تھے نہ کہ غیر شخصی کارپوریٹ ادارے جو اس مخصوص کاروبار کے بارے میں کچھ نہیں جانتے تھے۔درحقیقت،

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

لارڈ بلیک برن نے فارماسیوٹیکل سوسائٹی کے معاملے ([1]) میں ہاؤس آف لارڈز میں اپنی تقریر میں اس تمہید کا حوالہ دیا اور صفحہ 870 پر مشاہدہ کیا:-

"وہاں رکنا، یہ بالکل واضح ہے۔ جو لوگ اس زبان کا استعمال کرتے تھے وہ کارپوریشنوں کے بارے میں نہیں سوچ رہے تھے۔ ایک کارپوریشن ایک لحاظ سے، عوام کی حفاظت کے تمام اہم مقاصد کے لئے، اپنے کاروبار کے بارے میں ایک قابل علم حاصل کر سکتی ہے، اگر وہ قابل ڈائریکٹروں، مینیجرز وغیرہ کو ملازمت دیتی ہے. لیکن یہ ممکنہ طور پر اپنے آپ میں ایک قابل علم نہیں ہو سکتا ہے. مابعد الطبیعیاتی وجود، قانونی 'شخص'، کارپوریشن، ممکنہ طور پر ایک قابل علم نہیں ہو سکتا. اور نہ ہی مجھے لگتا ہے کہ کسی کارپوریشن کو 'کیمسٹ اور ڈرگسٹ' کے طور پر جانا جانے والا شخص مانا جا سکتا ہے'۔"

اس کے بعد ان کے عزت ماب نے اس ایکٹ کی دفعہ 1 اور 15 کی توضیعات کا حوالہ دیا اور اس نتیجے پر پہنچے کہ اس ایکٹ میں لفظ "شخص" کا مطلب ایک فطری شخص ہے۔ اس معاملے کا اثر یہ ہے کہ آیا کسی قانون میں لفظ "شخص" کو کارپوریشن کو شامل کرنے کے طور پر مانا جا سکتا ہے، اس کا انحصار قانون کے مقصد اور اس مقصد کو عملی جامہ پہنانے کے لیے منظور کیے گئے قوانین پر غور کرنے پر ہونا چاہیے۔ اس ایکٹ کے مقصد کے پیش نظر جیسا کہ تمہید میں بیان کیا گیا ہے اس میں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ اس ایکٹ میں لفظ "شخص" ممکنہ طور پر کارپوریشن کو شامل نہیں کر سکتا۔ صفحہ 863 کے آخر میں لارڈ سیلبورن نے 18 ویں دفعہ کے حوالے سے اشارہ کیا کہ قانون سازیہ نے لفظ "شخص" کے ذریعے صرف انفرادی افراد کا حوالہ دیا ہے کیونکہ یہ واضح طور پر اس ایکٹ کے موضوع کے خلاف تھا کہ کارپوریشن کو لفظ "شخص" کے اندر شامل کیا جائے جیسا کہ اس ایکٹ میں استعمال کیا گیا ہے۔ مسٹر پی آر داس زور دیتے ہیں کہ لارڈ سیلبورن کا فیصلہ اس حقیقت پر مبنی تھا کہ کارپوریشن اس بنیاد پر "شخص" کی اصطلاح کے اندر نہیں آ سکتی تھی کہ وہ اس کے دستخط شدہ تحریری درخواست نہیں دے سکتی تھی۔ اس سے مسٹر پی آر داس زور دیتے ہیں کہ لارڈ سیلبورن کے فیصلے کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اس حصے کا ضروری اثر یہ ہے کہ کمپنیز ایکٹ کی توضیعات کو کسی دوسرے ایکٹ کی تشکیل کے لیے مد نظر رکھنا جائز نہیں تھا۔ اگر یہ لارڈ سیلبورن کی تقریر کا مطلب تھا، تو احترام کے ساتھ، ہم اسے قبول کرنے سے قاصر ہیں۔ در حقیقت، کوئی بھی کمپنی کے بارے میں اس وقت تک نہیں سوچ سکتا جب تک کہ کمپنیز ایکٹ کی توضیعات کو مد نظر نہ رکھا جائے، کیونکہ کمپنی کمپنیز ایکٹ کی مخلوق ہے۔ اس کا وجود، اختیارات اور حقوق سبھی اس ایکٹ کے ذریعے منظم کیے جاتے ہیں۔ مسٹر پی آر داس کی طرف سے مقدمے میں رئیسوں کی تقاریر کا رجحان یہ ہے کہ زیر غور مخصوص ایکٹ کا مقصد لفظ "کارپوریشن" کو اس ایکٹ میں استعمال کردہ "شخص" کی اصطلاح میں شامل کرنے کے لیے مکمل طور پر ناگوار تھا، اور جیسا کہ ہم اسے سمجھتے ہیں، یہ فیصلہ اس سے آگے کچھ نہیں بتاتا ہے۔

اپنی اس دلیل کی حمایت میں کہ کسی جائداد کی مالک کمپنی کا اس ایکٹ سے متاثر ہونے کا ارادہ کبھی نہیں تھا، مسٹر پی آر داس نے ہماری توجہ بھارتیہ کمپنیز ایکٹ کے بند ہونے والے حصوں کی طرف مبذول کرائی اور زور دیا کہ بہار ایکٹ کی اسکیم میں بند ہونے کی اسکیم میں فٹ ہونا ممکن نہیں ہے۔ اگر کمپنی کے مالک مکان اثاثوں پر قبضہ کر لیا جاتا ہے اور معاوضے کی ادائیگی ناقابل منتقلی بانڈز کے ذریعے کی جاتی ہے تو کمپنی کے ختم ہونے کی صورت میں اسے بند کرنے کے قانون کا اطلاق کرنا ناممکن ہو گا۔ ان کے مطابق، اس عدالت درمیان دائرہ اختیار کا تنازعہ ہو گا جہاں اختتامی کارروائی جاری ہے، جو ممکنہ طور پر کسی دوسری ریاست میں ہو سکتی ہے، جس سے بہار حکومت اور اس کے افسران متاثر ہوں گے۔ 'ہمیں اس دلیل میں کوئی طاقت نظر نہیں آتی۔ دفعہ 3 کے تحت نوٹیفکیشن جاری ہونے پر مالک مکان جاگیر ریاست میں شامل ہو جائے گی اور کمپنی کی اس میں کوئی دلچسپی ختم ہو جائے گی۔ اس کا واحد حق معاوضہ حاصل کرنا ہو گا۔ ختم کردہ کو بند کرنے کی صورت میں اس ایکٹ کے ذریعے فراہم کردہ علاج کی پیروی کرنی ہو گی۔ وہ یا کمپنی کسی انفرادی مالک کے سرکاری تفویض یا سرکاری وصول کنندہ سے بدتر حالت میں نہیں ہو گی جو کسی دوسری ریاست میں دیوالیہ ہو سکتا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

آخر میں، مسٹر پی آر داس ایکٹ کے دفعہ 41 پر سختی سے انحصار کرتے ہیں اور دعوی کرتے ہیں کہ یہ دفعہ کسی کمپنی پر مکمل طور پر لاگو نہیں ہو گا اور یہ حالات خود اس بات کی نشاندہی کریں گے کہ بہار قانون سازیہ کا ارادہ نہیں تھا کہ کسی جائداد کی مالک کمپنی کو اس ایکٹ کے تحت چلایا جائے۔ یہ سچ ہے کہ کسی کارپوریشن کو غداری، جرم یا ذاتی تشدد سے متعلق کسی بدانتظامی یا کسی ایسے جرم کے لیے ذمہ دار نہیں بنایا جاسکتا جس کی واحد سزا قید یا جسمانی سزا ہو۔(ہالسبری، دوسرا ایڈیشن، جلدIX، آرٹیکل 5، صفحہ 14)۔دفعہ 41 صرف قید کی سزا تجویز نہیں کرتی۔ مسٹر پی آر داس تجویز کرتے ہیں کہ قید یا جرمانہ عائد کرنا جرم کی سنگینی پر منحصر ہو گا نہ کہ مجرم کے کردار پر۔ تاہم، یہ دلیل لارڈ بلیک برن کی رائے کے منافی معلوم ہوتی ہے جو اسی مقدمے کی رپورٹ کے صفحات 869-870 پر مسٹر پی آر داس کی طرف سے دی گئی ہے۔ ڈائریکٹر آف پبلک پراسیکیوشنز بنام کینٹ اینڈ سسیکس کنٹریکٹرز لمیٹڈ ([1]) اور ریکس بنام آئی سی بی ہو لیج، لمیٹڈ و دیگر (2) کے حالیہ مقدمات اس بات کی نشاندہی کرتے نظر آتے ہیں کہ کسی کارپوریشن کو کسی جرم کے لیے بھی مجرم قرار دیا جاسکتا ہے جس میں مرضی کے عمل یا ذہنی حالت کی ضرورت ہوتی ہے۔ تاہم، اس بات پر غور کرنے کے علاوہ کہ آیا کسی کمپنی کو جان بوجھ کر ناکامی یا غفلت کا مجرم قرار دیا جاسکتا ہے، جس کے بارے میں ہمیں اس موقع پر کوئی قطعی رائے ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ہے، دفعہ 41 کی توضیعات کو کمپنی کے افسران یا ایجنٹوں پر لاگو کرنے میں کوئی دشواری نہیں ہو سکتی۔ دفعہ 3(1) کے تحت ایک نوٹیفکیشن شائع ہونے پر جاگیر ریاست میں بنیان بنا تا ہے۔ دفعہ 4 اس طرح کی بنیان کے نتائج کا تعین کرتا ہے۔اس دفعہ کی شق (g) کلکٹر کو تحریری حکم کے ذریعے اختیار دیتی ہے جو مقررہ طریقے سے جاری کیا جاتا ہے تاکہ کسی بھی شخص کو قبضہ کرنے کا مطالبہ کیا جاسکے۔ایسی جائیداد یا میعاد یا اس کا کوئی حصہ حکم میں متعین تاریخ تک اس کا قبضہ چھوڑ دے اور ایسے اقدامات کرے یا ایسی طاقت کا استعمال کرے جو مذکورہ حکم کی تعمیل کے لیے ضروری ہو۔ اگر جائیداد کے قبضے میں موجود کمپنی کا کوئی افسر یا ایجنٹ جان

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

بوجھ کر اس طرح کے قانونی حکم کی تعمیل کرنے میں ناکام ہو جاتا ہے یا نظر انداز کرتا ہے تو یقینی طور پر اس کے خلاف دفعہ 41 کے تحت کارروائی کی جاسکتی ہے۔ اسی طرح، دفعہ 40 کے تحت، اس میں مذکور افسران مقررہ طریقے سے پیش کردہ تحریری حکم سے پہلے یا بعد میں کسی بھی وقت مجاز ہیں کہ وہ کسی مالک یا میعاد رکھنے والا یا اس طرح کی جائیداد یا میعاد کے قبضے میں موجود کسی دوسرے شخص یا اس طرح کے مالک، میعاد ہولڈر یا دوسرے شخص کے کسی ایجنٹ یا ملازمین کو حکم میں بیان کردہ وقت اور جگہ پر ایسے دستاویزات، کاغذات یا رجسٹر پیش کرنے یا ایسی جائیداد یا میعاد سے متعلق ایسی معلومات فراہم کرنے کا مطالبہ کریں جو اس افسر کو وقتاً فوقتاً اس ایکٹ کے کسی بھی مقصد کے لیے درکار ہو۔ اس طرح کے حکم کی تعمیل کرنے میں جان بوجھ کر ناکامی یا غفلت واضح طور پر کمپنی کے سرکشی افسر یا ایجنٹ کو دفعہ 41 کے تحت فراہم کردہ جرمانے میں لائے گی۔ اس لیے دفعہ 41 لازمی طور پر شامل کمپنیوں پر ایکٹ کے اطلاق کو روکتی نہیں ہے۔

اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ کمپنی جائیداد کی ملکیت اور ملکیت رکھنے کی مجاز ہے۔ سارے۔ اس طرح متنازعہ ایکٹ کا مقصد جسٹس مہاجن نے ریاست بہار بنام کامشور سنگھ ([1]) میں بیان کیا ہے:

"اب یہ واضح ہے کہ چند افراد کے ہاتھوں میں زمین کے بڑے بلاکس کا ارتکاز اس اصول کے منافی ہے جس پر آئین ہند مبنی ہے۔ اس لیے متنازعہ قانون کے ذریعے زیر غور حصول کا مقصد چند افراد کے ہاتھوں میں زمین کے بڑے بلاکس اور پیداوار کے ذرائع کے ارتکاز کو ختم کرنا اور اس طرح ریاست کے ہاتھوں میں آنے والے مادی وسائل کی ملکیت اور کنٹرول کو تقسیم کرنا ہے تاکہ عام بھلائی کو ہر ممکن حد تک کم کیا جا سکے۔ دوسرے لفظوں میں، مختصر طور پر، اس ایکٹ کے پیچھے مقصد بہار کے زمین کی تقسیم کے نظام میں اصلاحات لانا ہے تاکہ کمیونٹی کے عام فائدے کے لیے جیسا کہ مشورہ دیا گیا ہے۔"

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document

اس کے پیش نظر، کسی انفرادی مالک اور ایسی کمپنی کے درمیان فرق کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے جو جائیدادوں یا مدتوں کی مالک ہو۔ درحقیقت، ایکٹ کے موضوع یا سیاق و سباق میں نہ صرف کچھ بھی ناگوار نہیں ہے جو "مالک" کی تعریف کے اندر جائیداد کی مالک کمپنی کو شامل کرنے سے روکتا ہو، اس طرح کی شمولیت ایکٹ کے مقصد کو مکمل اثر دینے کے لیے ضروری ہے۔

اپیل نمبر 63، سال 1953 میں مسٹر پی آر داس ایک اضافی نقطہ اٹھاتے ہیں، یعنی، اس اپیل میں اپیل کنندہ کمپنی ایسی جائیدادوں کی مالک ہے جو بہار کے ضلع پورنیہ اور مغربی بنگال کے ضلع مالدہ میں واقع ہیں لیکن اسے پورنیہ میں ایک ہی سرکاری محصول ادا کرنا پڑتا ہے۔ مزید یہ الزام لگایا گیا ہے کہ اپیل کنندہ کمپنی نے جائداد کے کچھ حصے پٹنی پٹے پر دیے ہیں، جن میں سے ہر ایک پٹنی پر مشتمل زمین بہار کے اندر اور باہر واقع ہے۔ جائداد کے اس حصے کے حصول، جو بہار میں واقع ہے، نے اپیل کنندہ کمپنی کے لیے اپنا محصول ادا کرنا یا کرایہ وصول کرنا اگر ناممکن نہیں تو مشکل بنا دیا ہے۔ جائداد کا وہ حصہ جو بہار میں ہے اسے باقی حصوں سے الگ نہیں کیا جا سکتا اور اس لیے بہار میں واقع جائداد کے صرف حصے کا احاطہ کرنے والا نوٹیفکیشن غلط ہے۔ ہمیں نہیں لگتا کہ اس دلیل میں کوئی بنیاد ہے۔ جیسا کہ عدالت عالیہ نے کہا ہے کہ یہ محصولات کی تقسیم اور کرایہ کی تقسیم کا ایک سادہ معاملہ ہے۔ اس طرح کی تقسیم کی ضرورت ممکنہ طور پر نوٹیفکیشن کی صداقت کو متاثر نہیں کر سکتی۔ اوپر بیان کردہ وجوہات کی بنا پر یہ اپیلیں ناکام ہو جاتی ہیں اور انہیں اخراجات کے ساتھ مسترد کیا جانا چاہیے۔

اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔

اپیل گزاروں کے لیے ایجنٹ: بی بی بسواس۔

جواب دہندگان کے لیے ایجنٹ: جی۔ ایچ۔ راجادھیاکشا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document